امتیازات مصطفی ﷺ

فضیلۃ الشیخ ابو اسعد محمد صدیق
مدرس جامعہ سلفیہ

اللہ تعالی نے اپنے ہر نبی ورسول علیہ السلام کو ایک دعا کا اختیار عطا فرمایا کہ جب کبھی وہ یہ دعا کرے تو اس کی وہ دعا رد نہیں کی جائے گی بلکہ قبول کر لی جائے گی۔ ہر نبی ورسول علیہ السلام نے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے دنیا میں ہی وہ دعا کر لی لیکن ہمارے محبوب رسول اللہ ﷺ نے اس مخصوص دعا کو روز قیامت اپنے موحدین امتیوں کیلئے محفوظ کر کے رکھ چھوڑا ہے مکمل حدیث ملاحظہ فرمائیں:

> اللہ تعالی نے اپنے ہر نبی ورسول علیہ السلام کو ایک دعا کا اختیار عطا فرمایا کہ جب کبھی وہ یہ دعا کرے تو اس کی وہ دعا رد نہیں کی جائے گی بلکہ قبول کر لی جائے گی۔ ہر نبی ورسول علیہ السلام نے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے دنیا میں ہی وہ دعا کر لی لیکن ہمارے محبوب رسول اللہ ﷺ نے اس مخصوص دعا کو روز قیامت اپنے موحدین امتیوں کیلئے محفوظ کر کے رکھ چھوڑا ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لكل نبی دعوة مستجابة فتعجل كل نبی دعوته وانی اختبات دعوتی شفاعة لامتی يوم القيامة فهی نائلة ان شاء الله من مات من امتی لا يشرك بالله شيئا (صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب لكل نبی دعوة مستجابة، صحيح مسلم كتاب الايمان، باب اثبات الشفاعة)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار ملا ہے جو ضرور قبول ہوئی ہے تو ہر ایک نبی نے جلدی کر کے وہ دعا دنیا میں ہی مانگ لی اور میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن کیلئے، اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھپا رکھا ہے اور اگر اللہ تعالی چاہے تو اس کا فائدہ میرے ہر ایک امتی کو پہنچے گا بشرطیکہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرا کر نہ مرا ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روز قیامت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی دعا کا فائدہ اہل توحید کو حاصل ہوگا نہ کہ اہل شرک کو۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ موحدین کیلئے شافع محشر ہیں مشرکین کیلئے نہیں۔

دوسرا امتیاز ہمارے محبوب رسول اللہ ﷺ کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کیلئے روز قیامت حوض کوثر کا وعدہ فرمایا ہوا ہے جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہوں گے اور اپنے متبعین امتیوں کو اس سے سیراب کریں گے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: بينا رسول الله ﷺ ذات يوم بين اظهرنا اذ اغفى اغفاءة ثم رفع راسه متبسما فقلنا ما اضحكك يا رسول الله؟ قال انزلت علی آنفا سورة فقراء (بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطينك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر ثم قال: اتدرون ما الكوثر؟ فقلنا: الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربی عزوجل عليه خير كثير وهو

حوض ترد علیه امتی یوم القیمة آنیته عدد النجوم فیختلج العبد منهم فاقول رب انه من امتی فیقال ما تدری ما احدثوا بعدک (صحیح مسلم کتاب الصلاة باب حجة من قال البسملة آیة من اول کل سورة سوی براة)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ ﷺ پر نیند سی طاری ہوگئی پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی (بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هو الابتر) پھر فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسمیں بہت سی خوبیاں ہیں اور وہ ایک حوض ہے جس پر میرے امتی قیامت کے روز پانی پینے کیلئے آئیں گے اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے ستارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ شخص میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کتنی بدعتیں ایجاد کیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روز قیامت ہمارے نبی کریم ﷺ کے حوض کوثر سے پانی پینے کا موقع صرف شریعت محمدی کی اتباع کرنے والوں کو میسر آئے گا نہ کہ اہل بدعت کو۔ لہٰذا نبی کریم اپنے متبعین کیلئے ساقی کوثر ہیں مبتدعین کیلئے نہیں۔

تیسرا امتیاز ہمارے محبوب رسول ﷺ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کی امامت وسیادت کا سہرا آپ ﷺ ہی کے سر پر سجایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

واذ اخذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه قال اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین (سورة آل عمران:۸۱)

یاد کرو جب اللہ نے تمام پیغمبروں سے پختہ عہد لیا تھا کہ میں نے تمہیں کتاب وحکمت سے نواز دیا ہے کل اگر عظیم الشان رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے۔ تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مددگری ہوگی فرمایا: کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اسی پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

وعن جابر ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتی رسول الله ﷺ بنسخة من التوراة فقال یا رسول الله هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول الله ﷺ یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجه رسول الله ﷺ فنظر عمر الی وجه رسول الله ﷺ فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول الله ﷺ والذی نفس محمد بیده لوبدالکم موسی واتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی (رواه الدارمی واخرجه ایضا ابن حبان فی صحیحه وفی الباب عن ابن عباس اخرجه احمد وعن عبدالله بن ثابت الانصاری اخرجه ابن سعد واحمد والحاکم فی الکنی

کوثر ایک نہر ہے جس کا میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسمیں بہت سی خوبیاں ہیں اور وہ ایک حوض ہے جس پر میرے امتی قیامت کے روز پانی پینے کیلئے آئیں گے اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے ستارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ شخص میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کتنی بدعتیں ایجاد کیں

والطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان وعن ابی الدرداء اخرجه الطبرانی فی الکبیر وعن عبدالله بن الحارث اخرجه البیهقی فی الشعب)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تورات سے کچھ نقل کر کے لائے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ تورات سے منقول باتیں ہیں آپ ﷺ خاموش رہے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پڑھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بول اٹھے عمر۔ تجھے گم پانے والیاں گم پائیں تو کیا رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی جانب نہیں دیکھ رہا ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے رخ انور کی جانب دیکھا اور پکار اٹھے میں اللہ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں ہم اللہ کو رب تسلیم کرنے پر راضی ہیں اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول تسلیم کرنے پر راضی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہو جائیں تم اس کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم صراط مستقیم سے بھٹک جاؤ گے۔ اگر موسیٰ زندہ ہو جائیں اور میری نبوت کے زمانہ کو دیکھ پائیں تو یقیناً میری اتباع کریں۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاعتصام)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فالرسول محمد خاتم الانبياء صلوات الله وسلامه عليه دائما الى يوم الدين وهو الامام الاعظم الذى لو وجد فى اى عصر وجد لكان هو الواجب الطاعة المقدم على الانبياء كلهم ولهذا كان امامهم ليلة الاسراء لما اجتمعوا ببيت المقدس (ابن كثير ٥٦/٢ ، تحت آية آل عمران ٨١)

قیامت کے دن تک رسول محمد ﷺ ہی ہیں جو خاتم الانبیاء ہیں آپ ﷺ ہی امام اعظم ہیں اور تمام انبیاء پر مقدم ہیں جس زمانہ میں بھی آپ ﷺ موجود ہوتے آپ ﷺ ہی واجب الاطاعت ہوتے اسی لئے معراج کی رات جب تمام انبیاء بیت المقدس میں اکٹھے کئے گئے تو آپ ﷺ ہی ان کے امام تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثم دخلت بيت المقدس فجمع لى الانبياء عليهم السلام فقدمنى جبريل حتى اممتهم (سنن النسائی ، کتاب الصلوة باب فرض الصلاة، صحیح مسلم ، کتاب الایمان باب الاسراء)

پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا میرے تمام انبیاء کرام کو جمع کیا گیا پس جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا تو میں نے ان کی امامت کرائی۔

قرآن کریم میں ہے:

سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير .

پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وهو بيت المقدس الذى هو بايليا ، معدن الانبياء من لدن ابراهيم الخليل ولهذا جمعوا له هنالك كلهم فامهم فى محلتهم ودارهم فدل على انه هو الامام الاعظم . والرئيس المقدم ﷺ (تفسير ابن كثير ٣/٥)

مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے جو ایلیا میں ہے جو حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے زمانے سے انبیاء کرام علیہم السلام کا مرکز رہا اسی لئے تمام انبیاء آپ ﷺ کی خاطر وہاں جمع کئے گئے اور آپ ﷺ نے وہیں انہیں کی جگہ ان سب کی امامت

ہمارے نبی ﷺ اگرچہ تمام انسانوں کے لئے نبی و رسول ہیں لیکن شافع محشر، ساقی کوثر اور امام اعظم صرف اور صرف اہلحدیث و اہلسنت والجماعت کیلئے ہیں کیونکہ یہی وہ خوش نصیب جماعت ہے جو شرک و بدعت سے اجتناب کرتے ہیں اور دین و دنیا کے ہر معاملہ میں اپنے رسول کریم ﷺ کو ہی واجب الاطاعت اور امام اعظم سمجھتے ہیں